قادیانی اور دعویٰ مسلمانی

مولانا محمد سلیم چنیوٹی

قادیانی جماعت کا مشنری ہفت روزہ اخبار ''لاہور'' کا شمارہ مجریہ ۲ ستمبر ۲۰۰۰ء زیر نظر ہے اس کے صفحہ نمبر ۲ پر چناب نگر (ربوہ) سے ایک شخص صوفی محمد اسحٰق نے ایڈیٹر ''لاہور'' کے نام ایک خط میں لکھا ہے کہ:

''ہر احمدی بفضلہٖ تعالیٰ بصدق دل ''کلمہ طیبہ'' کا ورد کرتا ہے۔ پورے ایمان اور خلوص کے ساتھ ہوش سنبھالنے سے لے کر موت تک پانچ وقت قبلہ رو ہو کر ''اسلامی نماز'' ادا کرتا ہے۔ رمضان آنے پر ٹھیک اسلامی طریق پر ''روزے'' رکھتا ہے' اعتکاف بیٹھتا ہے۔ جس احمدی کو نصاب میسر ہے وہ بروقت زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور جس احمدی کو توفیق ملے وہ حج بھی ضرور کرتا ہے اور سوائے پاکستان کے احمدیوں کے یہ عمل ساری دنیا میں جاری ہے کہ یہاں (پاکستان میں) علماء کے ڈر سے (نہ خدا کے ڈر سے) حکومت احمدیوں کو حج پر جانے نہیں دیتی۔۔۔ مگر جب یہ باتیں علماء کرام سے بیان کی جاتی ہیں تو یہ جواب ملتا ہے ''نہیں جی انہوں نے تو اسلام کا صرف لبادہ اوڑھ رکھا ہے ورنہ یہ مسلمان ہرگز نہیں ہیں۔''

سبحان اللہ! یہ عقل و دانش کی معراج ہے بھلا حضرت نبی کریمؐ کے فیصلہ کی اس سے زیادہ تضحیک اور کیا ہوگی۔ کیسی لچر اور لغو دلیل دی جاتی ہے۔ (ہفت روزہ ''لاہور'' شمارہ ۳۶ جلد ۴۹)

قادیانیت ایک ایسا ناسور ہے جس کا علاج ہمیشہ علمائے کرام کرتے آئے ہیں۔ قادیانی بلاشبہ اسلام کا لبادہ اوڑھے ہوئے ہیں۔ حالانکہ اس جماعت کے بانی آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی نعوذ باللہ کسی مجدد' کسی مصلح وغیرہ کی نہیں تھی بلکہ مکمل تضادات کا مجموعہ تھی۔ بانی جماعت قادیانیہ نے اپنی پیشہ ورانہ زندگی کا آغاز سیالکوٹ کی ضلع کچہری میں ایک عرضی نویس کی حیثیت سے کیا تھا۔

مرزا غلام احمد قادیانی ایک تیز طرار اور باتونی شخص ہونے کے ناطے بحثوں' مناظروں اور علمائے کرام کے ساتھ بے جا تکرار کرتا رہتا تھا۔ اس نے اسلام کے لبادہ میں سب سے پہلے عیسائیوں' آریوں کے ساتھ مناظرے کئے اور علمائے کرام کو غلیظ اور غیر سنجیدہ الفاظ سے یاد کیا کرتا تھا۔ اس لئے بعض نام نہاد لوگوں میں عزت و شہرت پا گیا تھا۔

اپنی یہ عزت اور شہرت دیکھ کر اپنے آپ کو بہت بڑا عالم دین اور راہنما سمجھنے لگا اور اپنی تحریروں کا رخ بظاہر اسلامی اقدار کی تبلیغ کا رکھا مگر اندرخانے یہ ایک بہت بڑی سازش تھی اسلام کے خلاف! اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے سب سے پہلے برصغیر میں جس آدمی نے قدم بڑھایا اس شخصیت کا نام نامی حضرت مولانا ابو سعید محمد حسین بٹالوی ہے۔ حضرت مولانا محمد حسین بٹالوی نے مرزا قادیانی کی خرافات' تحریرات' دعاوی اور خلاف اسلام سرگرمیوں کو نہایت قریب سے دیکھا اور پرکھا۔ چنانچہ اس نتیجہ پر پہنچ گئے کہ مرزا قادیانی اسلام کا لبادہ اوڑھے ہوئے اور مذہب اسلام پر ایک بدنما داغ ہے۔ لہٰذا اس کی بیل کو منڈھے نہیں چڑھنا چاہئے۔ اسی اثناء میں حضرت بٹالوی نے برصغیر کے تمام مکاتب فکر کے علماء کو بنفس نفیس مل کر مرزا غلام احمد قادیانی کی اس نام نہاد سازش سے آگاہ کیا جو وہ انگریز کے ساتھ مل کر کر رہا تھا۔ تمام علماء نے مولانا محمد حسین بٹالوی کی تائید کی اور مولانا موصوف کی خواہش پر اپنے فتاویٰ جات سے بھی نوازا۔ ان فتاویٰ کو حضرت بٹالوی نے اپنے جاری کردہ پرچہ اشاعۃ السنہ میں مدون کر کے شائع کر دیا۔ ان فتاویٰ کی روشنی میں مرزا غلام احمد قادیانی مرتد' دائرہ اسلام سے خارج اور کذاب قرار دیا گیا ہے۔

ادارہ دارالدعوۃ السلفیہ کو الحمد للہ یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس نے قادیانیوں کے خلاف علمائے اسلام کا اولین فتویٰ'' کے نام سے ان فتاویٰ جات کو 1987ء میں اسے نئی ترتیب سے شائع کر دیا تھا۔

قادیانی اسلام کے خلاف آئے روز نت نئی سازشوں میں مصروف ہیں۔ علمائے اہل حدیث نے ان کی سازشوں کو ہمیشہ بے نقاب کیا ہے۔ ایک جھلک ملاحظہ فرمائیں۔

قادیانیوں کو سب سے پہلے کافر قرار دینے والے حضرت مولانا محمد حسین بٹالوی تھے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریروں، دعاوی اور خلافِ اسلام ہرزہ سرائیوں کا جواب دینے والے حضرت مولانا شیخ الاسلام ثناء اللہ امرتسری علیہ الرحمۃ تھے۔ جنہوں نے مرزا کی ہر بات کا ایسے دلنشین اور حقائق سے لبریز انداز میں پیچھا کیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی انہیں کبھی بھی اچھے الفاظ میں یاد نہیں کرتا تھا۔ اندازہ کیجئے کہ حضرت امرتسری کے بروقت جوابات سے مرزا اتنا سیخ پا ہو چکا تھا کہ حضرت امرتسری کے ساتھ ''خدائی فیصلہ'' مباہلہ کے لئے تیار ہو گیا اور اپنے لٹریچر میں مرزا نے مولانا ثناء اللہ کے ساتھ ''آخری فیصلہ'' کے نام سے دعائیہ کلمات شائع کر دیئے۔ جن کا خلاصہ یہ تھا کہ جھوٹا، سچے کی زندگی میں ذلیل اور خوار ہو کر عبرتناک موت مرجائے تا کہ اللہ اپنا فیصلہ دنیا کو سمجھا دے۔

ان کلماتِ مرزا کو حضرت مولانا ثناء اللہ نے اپنے پرچہ ''اہل حدیث'' میں شائع کر دیا۔ چنانچہ ان کلمات کے شائع ہونے کے ایک سال کے اندر مرزا غلام احمد قادیانی (قادیان) بھارت سے لاہور آیا اور احمدیہ بلڈنگ برانڈرتھ روڈ آ کر ٹھہرا۔ بالکل تندرست و توانا تھا کہ وقتِ قبولیت ہوا۔ مولانا ثناء اللہ امرتسری کے ساتھ خدائی فیصلہ کا وقت آن پہنچا۔ یکا یک مرزا کو ہیضہ کی بیماری شروع ہوئی۔ بار بار قضائے حاجت کے بعد مقام حاجت پر ہی مئی 1908 کو ڈھیر ہو گیا اور اپنے مانگے ہوئے الفاظ پر ہی اس کا قصہ تمام ہوا۔ فاعتبروا یااولی الابصار۔

ختم نبوت کا مسئلہ کوئی نیا مسئلہ نہیں ہے۔ اس کی تاریخ بہت پرانی ہے۔ اس مسئلہ نے جناب سرورِ کائنات ﷺ کے دور میں بھی سر اٹھایا اور اس دور کے کذاب مسیلمہ کذاب کا قلع قمع کیا گیا تھا اور اس کے بعد اسود عنسی کی جھوٹی نبوت کا پردہ چاک ہوا۔

قادیانی جماعت اسلام کے لبادے میں برطانوی استعمار کی ایجنٹ ایک سیاسی جماعت ہے۔ اس کا آقا انگریز ہے اور اس کی تاریں وہیں سے ہلائی جاتی ہیں اور یہ ان کے کہنے پر پتلی تماشہ کرتے رہتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی عبرت ناک موت کے بعد حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری نے مسلسل اس جماعت کا پیچھا کیا اور تقسیم ہند کے بعد سرگودھا میں ڈیرے ڈال لئے جو مرزائی مرکز چناب نگر (ربوہ) کے قریب شاہینوں کا شہر ہے۔ یہاں مولانا 40 سال تک قادیانیت کے تابوت میں کیل ٹھونکتے رہے۔ بالآخر مارچ 1948ء میں واصل بحق ہوئے۔ ''رحمۃ اللہ رحمۃ اللہ واسعۃ''

مرزائیت کی بیخ کنی میں حضرت مولانا عبداللہ معمار نے محمدیہ ﷺ پاکٹ بک لکھی جو کہ مرزائیوں کی احمدیہ پاکٹ بک کے جواب میں لکھی گئی۔ ایک عمدہ تصنیف ہے۔ اس کے کئی ایڈیشن مکتبہ سلفیہ لاہور کو شائع کرنے کی سعادت حاصل ہے۔ اس کتاب کا جواب آج تک قادیانی نہ لکھ سکے۔

اہل حدیث جرائد میں ''الاعتصام'' کو مرزائیت کے چہرہ سے نقاب کشائی کا شرف بھی حاصل ہے۔ یہ دینی اور معیاری جریدہ اگست 1949ء کو گوجرانوالہ سے جاری کیا گیا تھا۔ اس کے بانی حضرت مولانا محمد عطاء اللہ حنیف کی نگرانی میں اس کا سفر شروع ہوا۔ اللہ کے خاص فضل اور اس کے احسان سے آج بھی شائع ہو رہا ہے۔

اس جریدہ میں اہل حدیث کے ممتاز و جید علماء کرام حضرت مولانا سید داؤد غزنوی، حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی، حضرت مولانا محمد عطاء اللہ حنیف، حضرت مولانا عبدالقادر عارف حصاری، حضرت مولانا محمد حنیف ندوی، حضرت مولانا محمد اسحاق بھٹی مدظلہ، حضرت علامہ احسان الٰہی ظہیر نے خوب مرزائیت کو شکار کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی دینی مساعی کو شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین

قادیانی عقیدتاً اور قانوناً غیر مسلم ہیں۔ پاکستان کی قومی اسمبلی نے انہیں مکمل بحث کے بعد 7 ستمبر 74ء کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا۔ مگر یہ لوگ اپنے آپ کو قانونی پسپائی کے باوجود مسلم ہی تصور کرتے، کہتے اور لکھتے ہیں۔ نماز پڑھنا، زکوٰۃ دینا، حج کرنا، روزہ رکھنا وغیرہ اسلام مذہب کی بنیاد ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی جس نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا۔ مگر حج نہیں کیا تھا۔ اس کے جھوٹا ہونے کے یہ سب سے بڑی دلیل ہے۔ اس کے نام نہاد امتی (قادیانی) اپنے آپ کو مسلمان کہلاتے رہیں۔ نماز، حج، زکوٰۃ، روزہ و دیگر احکامات بے شک بجالاتے ہیں۔ مگر اس شعر کے مصداق

نماز اچھی روزہ اچھا، حج اچھا زکوٰۃ اچھی
مگر باوجود میں اس کے مسلمان ہو نہیں سکتا
نہ جب کٹ مروں میں خواجہ یثرب کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل مرا ایماں ہو نہیں سکتا

جب تک قادیانی حضور نبی آخر الزماں ﷺ کی نبوت کو آخری تسلیم نہ کریں گے اور تمام کائنات کی ہر چیز سے اعلیٰ و افضل ہستی خدا کے بعد جناب نبی آخر الزمان ﷺ کو نہ مانیں گے۔ ان کے تمام اعمال ضائع ہوں گے۔

آیئے! سچے نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر کامل ایمان لایئے اور اقرار کریں کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی، کوئی رسول چاہے ظلی ہو یا بروزی نہ آئے گا۔ تمام عبادات پھر ہی آخرت میں کوئی فائدہ پہنچا سکیں گی۔ انشاء اللہ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆